مسبوق امام کے ساتھ تشہد میں شامل ہوا ہی تھا کہ امام کھڑا ہو گیا تو مسبوق کیا کرے؟

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FSD -8977

تاریخ اجراء: 29 ذوالحجۃ الحرام 1445ھ / 06 جولائی 2024ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ مقتدی امام کے ساتھ تشہد میں شامل ہوا ہی تھا کہ امام صاحب کھڑے ہوگئے اور اس کے تشہد مکمل کرنے سے پہلے ہی رکوع میں چلے گئے، وہ التحیات مکمل کر کے امام صاحب کے رکوع میں جانے کے بعد کھڑا ہوا اور ایک تسبیح (یعنی ایک مرتبہ سبحان اللہ کہنے) کی مقدار رُک کر رکوع میں امام صاحب سے ملا، کیا اس کی نماز ہو گئی؟

بِسۡمِ اللہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

قوانین شریعت کے مطابق نماز کے فرائض وواجبات میں بغیر کسی تاخیر کے امام کی پیروی کرنا واجب ہے، لیکن اگر امام کی پیروی کرنے میں کسی واجب کا ترک لازم آتا ہو، تو وہاں مقتدی کے لیے حکم یہ ہوتا ہے کہ وہ پہلے اس واجب کو ادا کرے، پھر امام کی پیروی کرے، اگرچہ اس واجب کو ادا کرنے میں امام دوسرے رکن میں چلا جائے اور چونکہ تشہد کا پڑھنا بھی واجب ہے، لہٰذا پوچھی گئی صورت میں چونکہ مقتدی نے تشہد کا واجب ادا کر لیا اور پھر قیام کا رکن ادا کر کے امام کے ساتھ رکوع میں ملا، تو اس وجہ سے اس کی نماز ہو گئی۔

نماز کے فرائض وواجبات میں بغیر کسی تاخیر کے امام کی پیروی کرنا واجب ہے، جیسا کہ علامہ ابنِ عابدین شامی دِمشقی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1252ھ / 1836ء) لکھتے ہیں: ”ان متابعة الإمام في الفرائض والواجبات من غير تاخير واجبة، فان عارضها واجب لا ينبغي ان يفوته بل ياتي به ثم يتابع، كما لو قام الامام قبل ان يتم المقتدي التشهد فانه يتمه ثم يقوم لان الاتيان به لا يفوت المتابعة بالكلية، وإنما يؤخرها، والمتابعة مع قطعه تفوته بالكلية، فكان تاخير احد الواجبين مع الإتيان بهما اولى من ترك احدهما بالكلية“ ترجمہ: فرائض وواجبات میں بغیر کسی تاخیر کے امام کی متابعت واجب ہے، اگر امام کی متابعت

کرنے میں کسی واجب کا تعارض پڑے، تو (مقتدی) اس واجب کو نہ چھوڑے، بلکہ اسے ادا کرے، پھر امام کی متابعت کرے، جیسے اگر مقتدی کے تشہد مکمل پڑھنے سے پہلے امام کھڑا ہو جائے، تو مقتدی تشہد مکمل کرے، پھر کھڑا ہو، کیونکہ تشہد مکمل کرنے میں امام کی متابعت بالکلیہ فوت نہیں ہو گی، بلکہ تشہد مکمل کرنے کی وجہ سے متابعت مؤخر ہو جائے گی، لیکن تشہد مکمل کیے بغیر امام کی متابعت کرنے کی صورت میں تشہد بالکلیہ فوت ہو جائے گی، پس دونوں واجبوں کی ادائیگی کے ساتھ کسی ایک واجب کی ادائیگی میں تاخیر کرنا، دونوں واجبوں میں سے کسی ایک کو بالکلیہ ترک کرنے سے بہتر ہے۔ (ردالمحتار مع الدر المختار، جلد2، صفحہ 203،202، مطبوعہ کوئٹہ)

مقتدی کے تشہد پورا ہونے سے پہلے امام تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہو جائے، تو مقتدی تشہد پورا کر کے امام کی متابعت کرے، جیسا کہ فقیہ النفس امام حسن بن منصور اوزجندی المعروف بقاضی خان رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ”اذا قام الامام إلی الثالثة قبل ان یفرغ المقتدی من التشھد فان المقتدی یتم التشھد ثم یقوم“ ترجمہ: جب امام مقتدی کے تشہد سے فارغ ہونے سے پہلے ہی تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہو گیا، تو مقتدی تشہد کو مکمل کرے، پھر کھڑا ہو۔ (فتاوی قاضی خان، جلد1، صفحہ 90، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ”تحقیقِ مقام یہ ہے کہ متابعتِ امام جو مقتدی پر فرض میں فرض ہے، تین صورتوں کو شامل:۔۔۔ دوسرے یہ کہ اُس کا فعل، فعلِ امام کے بعد بدیر واقع ہو، اگرچہ بعد فراغِ امام، فرض یوں بھی ادا ہو جائے گا۔ پھر یہ فصل بضرورت ہوا، تو کچھ حرج نہیں۔ **ضرورت کی یہ صورت کہ مثلاً: مقتدی قعدۂ اُولیٰ میں آکر ملا، اس کے شریک ہوتے ہی امام کھڑا ہو گیا، اب اسے چاہیئے کہ التحیات پوری پڑھ کر کھڑا ہو اور کوشش کرے کہ جلد جا ملے، فرض کیجئے کہ اتنی دیر میں امام رکوع میں آگیا، تو اس کا قیام، قیامِ امام کے بعدِ اختتام (یعنی امام کا قیام ختم ہونے کے بعد) واقع ہو گا، مگر حرج نہیں کہ یہ تاخیر بضرورتِ شرعیہ تھی۔**“ (فتاوی رضویہ، جلد7، صفحہ 274، 275، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

ایک دوسرے مقام پر سوال ہوا کہ ”اگر مقتدی ابھی التحیات پوری نہ کرنے پایا تھا کہ امام کھڑا ہو گیا یا سلام پھیر دیا، تو مقتدی التحیات پوری کر لے یا اتنی ہی پڑھ کر چھوڑ دے؟“ تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواباً لکھا: ”ہر صورت میں پوری کر لے، اگرچہ اس میں کتنی ہی دیر ہو جائے۔“ (فتاوی رضویہ، جلد7، صفحہ 52، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

تشہد کا پڑھنا بھی واجب ہے، جیسا کہ مسبوق کے تشہد پڑھ کر اٹھنے کے متعلق ہونے والے سوال کے جواب میں صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ "فتاوی امجدیہ" میں لکھتے ہیں: ”پورا تشہد پڑھ کے اٹھے۔۔۔اور ہر قعدے میں تشہد واجب جیسا کہ کتب فقہ سے ظاہر، تو بغیر تشہد پورا کیے اٹھنا ترک واجب ہوگا۔“ (فتاوی امجدیہ، جلد 1، صفحہ 176، مطبوعہ مکتبہ رضویہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net daruliftaahlesunnat DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat feedback@daruliftaahlesunnat.net